سلسلہ اصلاحی مجالس (۱۷)

آدابِ دعا

حضرت مولانا عبدالستار صاحب مدظلہ

سلسلہ اصلاحی مجالس

آداب دعا

حضرت مولانا عبدالستار صاحب حفظہ اللہ

مکتبہ فہمِ دین (وقف)

نام کتاب : آداب دعا

وعظ : حضرت مولانا عبدالستار صاحب حفظہ اللہ

تاریخِ طبع : شوال المکرّم، ۱۴۲۹ ہجری

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : مکتبہ فہمِ دین (وقف) ڈیفنس فیز ۴

ملنے کا پتہ

مکتبہ فہمِ دین (وقف) نزد جامع مسجد بیت السلام ڈیفنس فیز ۴۔ کراچی

فون: 2029184 - 021-4255122

www.fahmedeen.org

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْ خُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِ یْنَo﴾ (المومن:۶۰)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْ مِنُوْابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ o﴾ (البقرہ:۱۸۶)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :"اَلدُّ عَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ."
(ترمذی، ابواب الدعوات، باب منہ، ج ۲، ص ۱۷۵)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

دنیاوی زندگی کی حقیقت

میرے معزز مسلمان بزرگو، عزیز بھائیو اور امت مسلمہ کی مقدس ماؤں اور بہنوں!

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے اپنی روشن تعلیمات میں ایسے ایسے نسخے اس امت کو عطا فرمائے ہیں کہ زندگی کے کسی موڑ پر بھی کسی کو کوئی پریشانی ہو، کوئی مصیبت پیش آئے تو وہ ان نسخوں کو پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ استعمال کرتے

ہوئے بڑی عافیت کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچ سکتا ہے، بڑی آسانی کے ساتھ کامیابی کو پا سکتا ہے۔

یہ دنیا ہے۔ یہاں کچھ حالات سازگار ہوں گے اور کچھ ناسازگار ہوں گے۔ کبھی راحت ہوگی تو کبھی بے سکونی، کبھی مرادیں پوری ہوں گی اور کبھی تمنائیں ٹوٹ جائیں گی۔ کبھی اس کی چاہتیں پوری ہوں گی اور کبھی یوں محسوس ہوگا کہ قدم قدم پر رکاوٹیں ہی رکاوٹیں آ کھڑی ہوئی ہیں۔ کبھی یہ انسان خوش نظر آرہا ہوگا اور کبھی غموں کی کثرت سے اس کا چہرہ اترا ہوا ہوگا۔ کبھی یوں محسوس ہوگا کہ یہ دنیا اس کے لئے جنت کا نمونہ بن رہی ہے اور کبھی یہی دنیا اسے کانٹوں بھری معلوم ہوگی۔

آپ ﷺ کا امت پر احسان

یہ سب کچھ دنیا میں ضرور ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے پیارے نبی عطا فرمائے ہیں کہ وہ اس دنیا سے تشریف لے جانے سے پہلے امت کے سارے مسائل کو حل کر کے گئے ہیں۔ کوئی معاملہ الجھا ہوا چھوڑ کر نہیں گئے۔ ہر مسئلے کے لئے کوئی نہ کوئی حل پیش کیا ہے اس لئے کہ وہ امت پر بہت مہربان تھے، امت کے لئے رحمت تھے، امت کے خیر خواہ تھے۔ اس مہربانی، رحم اور خیر خواہی کا تقاضا ہی یہی تھا کہ اپنی امت کو کسی مشکل، کسی پریشانی میں نہ چھوڑیں لہٰذا ہر مشکل اور پریشانی سے نجات کا حل تجویز فرمایا اور جو نسخے آپ ﷺ نے بتائے وہ بہت زیادہ مفید ثابت ہوئے۔ ان کا نتیجہ ہمیشہ سو فیصد رہا اور اب بھی ہے۔

اللہ سے مانگنے کا فوری بدلہ

میرے عزیزو! زندگی میں پیش آنے والے مسائل کے حل کے لئے آپ ﷺ نے جو نسخے عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک اکسیر نسخہ دعا کا عمل ہے۔

میرے دوستو! جسے اللہ سے لینا آ گیا تو وہ سمجھ لے کہ اللہ نے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ایک بات میں آپ کو پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مانگنے کا حق ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس مانگنے والے کو نقد اور فوری بدلہ عطا فرماتے ہیں اور وہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ اسی وقت پر سکون ہو جاتا ہے،اس کی بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ میرا کسی سے تعلق ہو گیا ہے۔جیسے ایک آدمی انتہائی پریشانی میں ہو اور اسے کوئی آسرا نظر نہ آ رہا ہو،اچانک اس کی ایک بااختیار آدمی سے ٹیلیفون پر بات ہو جائے تو فوراً اس کا دل مطمئن ہو جاتا ہے۔اسی طرح کوئی آدمی مانگنے کا حق ادا کر دے تو میرے عزیزو! اسے اسی لمحے نقد بدلہ ملتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ٹھنڈک ڈال دیتے ہیں،سکون دے دیتے ہیں،اسے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے میرے سینے میں کسی نے برف کی سِل رکھ دی ہے،اب معاملہ کچھ بھی ہو لیکن اس کے اندر کی دنیا پر سکون ہو جاتی ہے۔

اللہ ماں سے زیادہ محبت کرتا ہے

اب وہ چیز (جو مانگی گئی ہے) اسے ابھی مل جائے،بعد میں مل جائے یا نہ ملے یہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے اور میرے دوستو! وہ اللہ حکیم ہے،رحیم ہے،رحمٰن ہے،ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا ہے،اپنے بندے کے بارے میں سبھی کچھ جانتا ہے۔جس طرح ماں اگر کبھی اپنی شفقت کے بل بوتے پر اپنے بچے کی کوئی

چاہت پوری نہ کرے تو سبھی کہتے ہیں کہ ماں بڑی مہربان ہے۔اگر چاہت پوری کرتی تو بچے کا مستقبل خراب ہو جاتا یا اس کی صحت خراب ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے حکیمانہ انداز کی وجہ سے فوراً بندے کو اس کی مطلوبہ چیز نہیں دیتا بلکہ بعض اوقات کچھ تاخیر سے دیتا ہے لیکن دیتا ضرور ہے۔اس دنیا میں دے دے یا پھر آخرت میں دے،اور آخرت میں تو اتنا دے گا کہ بندے کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

جنت کی لازوال نعمتیں

قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿ فَلاَ تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ﴾ (سجدہ:۱۷)

سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانۂ غیب میں موجود ہے۔

جنت میں مومن آدمی کو اتنی نعمتیں ملیں گی جن سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی،دنیا میں رہتے ہوئے آدمی ان نعمتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”مَا لَا عَیۡنٌ رَأَتۡ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتۡ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلۡبِ بَشَرٍ“

(بخاری،باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ،ج۱،ص۴۶۰)

یعنی اللہ رب العزت بندہ مومن کو جنت میں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائیں گے جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا،نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال آیا ہوگا۔

اللہ کے قرب کا راستہ

تو میرے عزیزو! ہمارے مسائل کے حل کے لئے ایک نسخہ جو آپ ﷺ نے

عطا فرمایا ہے وہ دعا کا عمل ہے۔ یہ جہاں ہمارے مسائل کا حل ہے وہاں اللہ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے سہل راستہ ہے۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے کا اس سے آسان راستہ اور کوئی نہیں ہے۔

اللہ مانگنے والے سے خوش ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات بھی عجیب ہے۔ اگر دنیا کے سخی ترین انسان سے چند مرتبہ بھی مانگا جائے تو اس کی طبیعت گھبرانے لگتی ہے، لوگوں سے چھپنا شروع کر دیتا ہے، ناراض ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن اللہ وہ ذات ہے کہ مانگنے والے سے خوش ہوتا ہے اور جو اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ" (ترمذی، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ج۲، ص۱۷۵)

"جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے"

اور جو اس سے بار بار مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا مقرب بنا لیتے ہیں۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرہ:۱۵۲)

پس تم (ان نعمتوں پر) مجھے یاد کرو، میں تمہیں (عنایت سے) یاد رکھوں گا۔

میرے دوستو! اللہ رب العزت سے مانگنے سے جہاں زندگی کی ضروریات پوری ہوں گی تو وہاں اللہ کا قرب بھی نصیب ہوگا۔ ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑا سرمایہ تو اللہ کا قرب ہی ہے، جنت اس کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتی ہے؟ حوریں اور جنت کی بہاریں کیا حیثیت رکھتی ہیں؟ دنیا کی لذتیں اور خواہشات کیا حیثیت رکھتی

ہیں؟ لیکن یاد رہے کہ یہ قرب اللہ رب العزت دعا کی بدولت نصیب فرماتے ہیں۔

اللہ رب العزت کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ بندہ مانگنے کا حق ادا کر رہا ہو اور وہ اسے خالی ہاتھ لوٹا دے۔ وہ تو منّان ہے، ایسا احسان کرنے والا کہ احسان کرنے کے بعد جتلاتا بھی نہیں ہے۔ ایسا کریم ہے کہ بسا اوقات آدمی مانگنے کا حق تو ادا کر رہا ہوتا ہے لیکن اندر کی بات کہہ نہیں پاتا اور اللہ اپنے کرم کی وجہ سے اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے، اس کی ضرورت پوری کر دیتا ہے۔

میرے دوستو! ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ کوئی اللہ سے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تو خود فرما رہے ہیں:

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (مؤمن:۶۹)

اور تمہارے پروردگار نے فرما دیا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔

ارے! مجھ سے مانگو اور مانگنے کا حق ادا کرو، میں قبول کروں گا اور اللہ کو وہ بندے بالکل بھی پسند نہیں جو اللہ سے مانگتے نہیں ہیں۔

میرے عزیزو! جتنا ہم دنیا والوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں کاش کہ اتنا ہاتھ اپنے اللہ کے سامنے پھیلا لیں تو اللہ کی قسم! ہمارے سارے مسائل حل ہو جائیں۔ جتنا ہم دنیا والوں کے سامنے روتے دھوتے ہیں کاش کہ سجدے میں جا کر مولیٰ کے سامنے رو دھو لیں تو اللہ کی قسم! ہماری آخرت سنور جائے۔

اللہ کو پہچانیں

اللہ رب العزت نے ہمیں سب سے بہترین دین عطا کیا ہے، سب سے پیارا

نبی دیا ہے۔ میرے دوستو! یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ نے مجھے اور آپ کو مسلمان بنایا ہے اور مسلمان مایوس نہیں ہوا کرتا۔ اسے تو جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنے اللہ سے مانگ لیتا ہے، اس کا دربار ہر وقت کھلا ہوا ہے، نہ وہ سوتا ہے اور نہ ہی اونگھتا ہے، جب سب سو رہے ہوتے ہیں تو وہ جاگ رہا ہوتا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿لَاتَاخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَانَوْمٌ﴾ (البقرہ:۲۵۵)

نہ اسے اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند۔

وہ بصیر ہے، وہ علیم ہے، ایسا ہے کہ جو چاہے کرسکتا ہے، ساری قدرتوں کا مالک ہے، عزت اور ذلت کا مالک ہے۔ ارشادِ باری ہے:

﴿وَمَن یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ﴾ (الحج:۱۸)

اور (سچ یہ ہے کہ) جسے خدا ذلیل کرے (اور اس کو توفیقِ ہدایت نہ ہو تو) اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں۔

جب ذلیل کرنے پر آئے تو کوئی عزت نہیں دے سکتا اور جب وہ عزت دینے پر آئے تو کوئی ذلیل نہیں کرسکتا۔

﴿وَاِن یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ﴾ (الانعام:۱۷)

اور اگر اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچادیں تو اس کا دور کرنے والا اللہ کے سوا اور کوئی نہیں۔

اگر وہ کسی کو کوئی مصیبت پہنچائے، کوئی تکلیف پہنچائے تو کوئی اسے ہٹا نہیں سکتا۔

﴿وَاِن یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ﴾ (یونس:۱۰۷)

اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں ہے۔

اگر وہ کسی پر رحمت کے دروازے کھول دے، کسی کو خیر اور بھلائی پہنچادے تو کوئی اسے بند نہیں کرسکتا۔

﴿مَایَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ﴾ (فاطر:۲)

اللہ جو رحمت (بارش وغیرہ) لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں، اور جس کو بند کردے سو اس کے (بند کرنے کے) بعد اس کو کوئی جاری کرنے والا نہیں۔

جس کے لئے وہ برکتوں کے دروازے کھول دے پھر انہیں کوئی بند نہیں کرسکتا اور جس کے لئے بند کردے انہیں کوئی کھلوا نہیں سکتا۔

وہ اللہ ہے اللہ، کوئی چیز اس کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کرسکتی۔

مایوسی کا خاتمہ

میرے عزیزو! اس اللہ سے جب تعلق ہوجائے گا تو پھر مایوسی کا شکار نہیں ہوں گے، پھر ڈپریشن کا شکار نہیں ہوں گے۔ یہ جو لوگ ڈپریشن کے مریض بنتے ہیں اس کی وجہ ہی یہی ہے کہ انہیں اللہ سے مانگنا نہیں آتا حالانکہ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں جگہ جگہ بندوں کو اپنی رحمت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

﴿وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ﴾ (یوسف:۸۷)

اور اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ بے شک اللہ کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔

جس کا اللہ سے تعلق کٹ چکا ہے جو اللہ کو پہچانتا ہی نہیں ہے، وہ تو پریشانیوں کی وجہ سے مایوس ہوسکتا ہے لیکن ایمان والا مایوس نہیں ہوسکتا اس لئے کہ اس کے پاس تو اللہ کا سہارا ہے۔

میرے دوستو! کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ایک بہترین نسخہ دعا ہے یعنی اللہ سے مانگا جائے۔ جو چاہے مانگیں، جتنا چاہے مانگیں، چلتے پھرتے اللہ سے مانگنے کی عادت بنائیں۔ دعا کریں کہ ہمیں اللہ سے مانگنے کا صحیح طریقہ آجائے۔

دعائے نبوی

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کوئی ایسی دعا بتائیں جسے اپنا معمول بنالوں، حضور ﷺ نے فرمایا: یہ دعا کیا کرو:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ"

(مشکوۃ المصابیح، باب مایقول عندالصباح والمساء، ص ۲۱۰)

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کرتا ہوں۔

واقعی ایسی دعا نبی ہی مانگ سکتا ہے، کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو ایسی ایسی دعائیں سکھائی ہیں جن میں سمندر کو کوزے میں بند کردیا گیا ہے۔ اس لئے میرے دوستو! چلتے پھرتے اللہ سے عافیت مانگیں کہ

"اے اللہ! میری صحت، ایمان، اولاد، رزق، دنیا، آخرت، زندگی، موت، راتوں اور دنوں میں عافیت عطا فرمادے۔"

جان و مال کی حفاظت کا عمل

ایک موقع پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا

"حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ وَدَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ وَاسْتَقْبِلُوْا

اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ"

(الترغیب والترہیب، باب الترغیب فی اداء الزکوۃ وتاکید وجوبھا، ج ۸، ص ۵۲۰)

اپنے اموال کو زکوٰۃ کی ادائیگی کے ذریعے قلعہ بند بناؤ (محفوظ کرو تاکہ تمہارا مال چوری، ڈاکے اور جلنے وغیرہ سے محفوظ رہے۔) اور صدقے کے ذریعے اپنے مریضوں کا علاج کرو (بیماری میں ان کی جانب سے صدقہ کیا کرو۔) اللہ کے سامنے دعاؤں اور تضرع (گڑگڑانے) کے ذریعے آنے والے مصائب، پریشانیوں، آفتوں اور بیماریوں کا راستہ روکو۔

کون نہیں چاہتا کہ اسے عافیت نہ ملے؟ کون نہیں چاہتا کہ اسے صحت کی دولت نہ ملے؟ کون نہیں چاہتا کہ اس کی پریشانیاں ختم نہ ہوں؟ کون نہیں چاہتا کہ اس پر غم نہ آئیں؟ ان سب کے لئے انتہائی زبردست نسخہ آپ ﷺ نے عطا فرمایا ہے کہ "اللہ سے مانگنے کا اہتمام کرلو۔" اس پر عمل بھی آسان ہے، اس کے لئے کسی اہتمام کی ضرورت نہیں ہے بلکہ باوضو، بے وضو، اٹھتے، بیٹھتے، یا چلتے پھرتے جب بھی موقع ملے فوراً اللہ سے مانگنا شروع کردیں۔

دعا مانگنے کے آداب

میرے عزیزو! دعا مانگنے کے بھی کچھ آداب ہیں۔ اگر ان آداب کی رعایت رکھتے ہوئے دعا کی جائے تو دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

- پہلا ادب یہ ہے کہ جب بھی دعا مانگی جائے پورے اخلاص کے ساتھ مانگی جائے۔ دعا دکھلاوے کے لئے نہ ہو، شہرت کے لئے نہ ہو، ریا کے لئے نہ ہو، دعا بناوٹی نہ ہو اس لئے کہ جو دعا اخلاص سے محروم ہوگی وہ قبولیت سے بھی دور ہوگی۔

میرے دوستو! دعا الفاظ کا نام نہیں ہے، دعا بولوں کا نام نہیں ہے بلکہ دعا تو

ایک کیفیت کا نام ہے، دعا پڑھی نہیں جاتی، دعا تو مانگی جاتی ہے۔ یہ تو اللہ رب العزت کی عطا ہے، اللہ کا کرم ہے کہ دعا مانگتے ہوئے ہمارا دل متوجہ نہیں ہوتا پھر بھی وہ ہمیں اپنے دربار سے دھتکارتا نہیں ہے۔ اگر کسی دنیا والے کے سامنے یوں کیا جائے کہ ہاتھ اس کے سامنے پھیلا کر چہرہ دوسری طرف موڑ لیا جائے تو وہ اپنے سامنے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرے گا۔ وہ تو اللہ ہے کہ ہماری اس بے توجہی پر بھی ہمیں اپنے دربار سے دھتکارتا نہیں ہے لیکن ایک بات ضرور ذہن میں رہے کہ دعائیں ایسے قبول نہیں ہوا کرتیں اس لئے آداب کی رعایت ضروری ہے اور دعا مانگنے کا پہلا ادب یہ بتایا ہے کہ دعا کے اندر اخلاص کا اہتمام کیا جائے، ریا اور شہرت کے لئے دعا نہ مانگی جائے۔

مکمل یقین سے دعا مانگیں

● دوسرا ادب یہ ہے کہ پورے اعتماد اور یقین سے دعا مانگی جائے کہ جس رب سے مانگ رہے ہیں، جو مانگ رہے ہیں وہ اس چیز کو مکمل طور پر دینے کی قدرت رکھتا ہے، سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ﴾ (النساء:۱۲۷)

اور اللہ ہی کی مِلک ہیں جو چیزیں آسمانوں اور زمینوں میں ہیں۔

﴿لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (الحدید:۲)

اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمینوں کی۔

زمین وآسمان میں اللہ ہی کی بادشاہی ہے۔

﴿ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ ﴾ (الحجر:۲۱)

اور جتنی چیزیں ہیں ہمارے پاس سب کے خزانے ہیں۔

میرے دوستو! ہمارے مانگنے میں کمی ہے، اس کے پاس تو کسی چیز کی کمی نہیں ہے، اس کے پاس تو ہر چیز کے خزانے ہیں، عافیتوں کے، راحتوں کے، چین وسکون کے، اولاد کے، ضروریات کے پورا کرنے کے۔ اس لئے پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ اللہ رب العزت سے مانگیں۔

● تیسرا ادب یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ مانگی جائے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں یعنی دعا کا مضمون ٹھیک ہو کسی خلاف شرع چیز کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

میرے دوستو! یہ تین بنیادی آداب ہیں، ان آداب کی رعایت رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے۔ ان آداب کے ساتھ ساتھ کچھ شرائط بھی رسول ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں کہ دعا کرتے وقت ان شرائط کا خیال رکھا جائے۔

دعا کی قبولیت کی شرائط

پہلی شرط یہ بیان فرمائی کہ دعا مانگنے والا رزق حلال کھانے کا عادی ہو۔ دعا کی قبولیت کے لئے رزق حلال کا اہتمام انتہائی ضروری ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں دعا مانگتا ہوں مگر قبول نہیں ہوتی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یَا سَعْدُ اجْتَنِبِ الْحَرَامَ فَاِنَّ کُلَّ بَطْنٍ دَخَلَ فِیْهِ لُقْمَةٌ مِّنْ حَرَامٍ لَا یُسْتَجَابُ دُعَاؤُهٗ اَرْبَعِیْنَ یَوْماً" (تنبیہ الغافلین، باب الدعاء، ص۲۲۸)

"اے سعد! حرام سے بچو۔ بے شک جس پیٹ میں حرام کا لقمہ داخل ہو جائے اس کی دعا چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی۔"

گناہوں سے اجتناب کیجئے

ایک اللہ والے نے بڑی عجیب بات کی۔انہوں نے فرمایا:

''اگر تم گناہ کرنا چھوڑ دوگے تو اللہ تمہاری دعاؤں کو رد کرنا چھوڑ دے گا۔اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دیں اور میری دعائیں رد نہ ہوں تو اپنے دل کو گناہوں کے ارادے سے بھی خالی کرلے اور پھر دعا مانگے، پھر دیکھے کہ اللہ تعالیٰ دعا کیسے قبول کرتا ہے؟''

یہ بات بظاہر بہت چھوٹی ہے لیکن حقیقت میں بہت بڑی بات ہے۔اگر ہم واقعی چاہتے ہیں کہ ہم مستجاب الدعوات بن جائیں، اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں رد نہ کریں تو فوراً اپنے دل کو گناہوں کے ارادے سے پاک کرلیں۔

دعا کی قبولیت کا ایک موقع

میرے دوستو! اگر کوئی آدمی گناہ پر پوری قدرت رکھتا ہو، اس کے لئے گناہ کے ارتکاب میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو، شرمندگی کا بھی کوئی سبب نہ ہو اور آئندہ مستقبل میں بدنامی کا کوئی اندیشہ بھی نہ ہو۔ایسے وقت میں اگر وہ شخص اللہ کے خوف سے اس گناہ سے باز آجائے تو اس وقت وہ جو بھی دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول فرمائیں گے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے بنی اسرائیل کے تین نوجوانوں کا واقعہ بیان فرمایا جو ایک غار میں پھنس گئے تھے اور جب انہوں نے اپنے اپنے اعمال صالحہ کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں تو اللہ رب العزت نے انہیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمادی۔ان تینوں میں سے ایک نوجوان نے یہ دعا کی تھی کہ

''اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنی کزن کے ساتھ گناہ کرنے پر پوری طرح قادر تھا، کوئی رکاوٹ موجود نہیں تھی، شرمندگی کا کوئی سبب نہیں تھا۔اتنے میں اس لڑکی نے مجھ سے کہا کہ ''اِتَّقِ اللّٰہَ'' اللہ سے ڈر، ایسا نہ کر۔تو میں نے تیرا نام سنتے ہی فوراً ہی اسے چھوڑ دیا اور اس گناہ والی جگہ سے ہٹ گیا۔اے اللہ! میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا۔اگر اس عمل کو آپ کے ہاں قبولیت حاصل ہوئی ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔''

(مسلم، باب قصۃ اصحاب الغار، ج۲، ص۳۵۳)

اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے غار کے دہانے سے چٹان کو ہٹا دیا اور انہیں موت کے منہ سے نکال کر انہیں نئی زندگی عطا فرمادی۔

میرے عزیزو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو رد نہ کریں تو پھر اپنے دل کے اندر سے گناہ کے ارادے نکال دیں۔دل کو سمجھائیں کہ گناہ کے ارادے ختم کردے، پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ دعائیں کیسے قبول کرتا ہے۔

اللہ کو مانگنا پسند ہے

ایک بات اور ذہن میں رکھیں کہ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ ایک بچہ کوئی چیز مانگ رہا ہوتا ہے اور اس کے باپ کو اس کا مانگنا بہت اچھا لگتا ہے۔وہ لوگوں کو دکھاتا ہے کہ دیکھو میرا بچہ کتنے پیار سے مانگ رہا ہے، مانگتے ہوئے کتنا اچھا لگ رہا ہے، اس لئے وہ فوراً اسے اس کی مطلوبہ چیز نہیں دیتا۔اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس باپ کو اپنے بچے سے پیار نہیں ہے، اس باپ میں شفقت نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کے پیار کا ہی ایک نرالا انداز ہے کہ وہ اپنے بچے کے مانگنے سے خوش ہو کر لوگوں کو بھی دکھاتا ہے کہ

دیکھو! میرا بچہ مانگتے ہوئے کتنا اچھا لگ رہا ہے۔

میرے عزیزو! اللہ کی قسم! بعض بندوں کا مانگنا اللہ کو اتنا پیارا لگتا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! دیکھو میرا بندہ کتنے پیار سے مانگ رہا ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ یہ مانگتا ہی رہے۔

ارے میرے عزیزو! کوئی بندہ دعا کرے اور اللہ رب العزت ظاہری طور پر اس کی مراد پوری نہ کریں لیکن پھر بھی وہ مانگنا نہ چھوڑے بلکہ مانگتا ہی رہے تو اس کا یہ عمل اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پہلی تمام دعاؤں کو بھی قبول کر لیا ہے، تبھی تو دوبارہ توفیق مل رہی ہے۔

دعا کی قبولیت کی صورتیں

ایسا نہیں ہے کہ بندے کی کسی دعا کو اللہ تعالیٰ رد کر دیں۔ اللہ تعالیٰ بندے کی ہر دعا کو قبول کرتے ہیں مگر چونکہ وہ حکیم ہیں لہٰذا قبولیت کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔

- قبولیت کی پہلی صورت یہ ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت بندے کو وہ چیز عطا فرما دیتے ہیں جو بندہ مانگ رہا ہوتا ہے۔
- دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی دعا کے بدلے میں اس پر آنے والی مصیبتوں اور پریشانیوں کو اس سے دور کر دیتے ہیں۔
- تیسری صورت میں اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کا مانگنا بہت ہی پسند آتا ہے، اتنا پسند آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ یہ مانگتا ہی رہے اور اس مانگنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ بندہ قیامت کے

دن اللہ کے دربار میں پہنچے گا تو اسے اس کے اجر وثواب کے ڈھیر دکھائے جائیں گے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے مولائے کریم! یہ سب تو میں نے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے تو دنیا کے اندر جو دعائیں کیا کرتا تھا مگر دنیا میں تو نے ان دعاؤں کی قبولیت کے کچھ آثار نہیں دیکھے۔ میں نے تیری وہ سب دعائیں قبول کر لی تھیں، یہ سب تیری انہی دعاؤں کا بدلہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"یہ دیکھ کر وہ بندہ تمنا کرے گا کہ ہائے کاش! دنیا میں میری ایک بھی دعا قبول نہ ہوتی اور مجھے میری تمام دعاؤں کا بدلہ یہیں ملتا۔" (تنبیہ الغافلین، ص ۴۳۶)

دعا کی کیفیت

دعا کی قبولیت کے لئے ایک ادب قرآن مجید میں اور سکھایا گیا ہے کہ دعا کرتے وقت کیفیت کے ساتھ دعا کی جائے اس لئے کہ دعا تو کیفیت کا نام ہے، الفاظ کا نام نہیں ہے، بولوں کا نام نہیں ہے۔ اب وہ کیفیت کیا ہے؟ تو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾ (النمل: ۶۲)

یا وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے۔

دعا کرنے والے کا دل مضطرب ہونا چاہئے۔ دعا اس طرح مانگی جائے جیسے کسی سے انتہائی مجبوری اور بے بسی کی حالت میں شدید اضطراب کے ساتھ التجا کی جاتی ہے۔

دعا کی قبولیت کا یقین رکھیں

دعا کی قبولیت کے لئے ایک ادب یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والا اس یقین کے ساتھ دعا کرے کہ میری دعا کو میرا اللہ ضرور قبول کرے گا کیونکہ اگر کسی کا گمان یہ ہو گا کہ پتہ نہیں میری دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں تو پھر اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ

"اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ" (بخاری، باب قول اللہ: ویحذرکم اللہ، ج ۲، ص ۱۱۰۱)

میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جس طرح کا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے۔ (جیسا وہ گمان کرتا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں۔)

حجاج بن یوسف ایک مرتبہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، اس نے دیکھا کہ ایک نابینا شخص بھی بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے اور طواف کرتے ہوئے دعا کر رہا ہے:

"اے اللہ! میری بینائی مجھے واپس لوٹا دے، میری بینائی مجھے واپس لوٹا دے۔"

حجاج بن یوسف اس وقت تک تین چکر لگا چکا تھا۔ اس نے اس نابینا سے کہا کہ ارے میاں! میرے چار چکر رہ گئے ہیں، اگر ان چار چکروں کے پورا ہونے پر بھی تیری بینائی واپس نہ آئی تو میں تیرا سر قلم کر دوں گا۔ پہلے تو اسے صرف اپنی بینائی کی فکر تھی اب اپنی جان کے بھی لالے پڑ گئے اس لئے کہ حجاج تو ظالم تھا۔ سر قلم کر دینا اس کے لئے بڑا آسان کام تھا۔ سب جانتے تھے۔ اب جو اس نابینا نے اللہ کے سامنے گریہ وزاری شروع کی، ایسے اضطراب، بے چینی اور بے قراری کے ساتھ دعا مانگی کہ ابھی حجاج کا طواف پورا نہیں ہوا تھا کہ اللہ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی۔

عاملوں کے چکر میں کون آتا ہے؟

ارے مسلمانو! جب کوئی اللہ سے مانگنے کا حق ادا کرے، تمام آداب اور

شرائط کی رعایت رکھ کر مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں پھر اسے جادوگروں کے پاس، عاملوں کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

میرے عزیزو! جسے اللہ سے مانگنے کی عادت نہیں ہوتی، وہ عاملوں کے چکر میں پھنس جاتا ہے، ان فراڈیوں کے ہاتھوں اپنا ایمان بھی خراب کرتا ہے اور مال و دولت بھی لٹاتا ہے۔ میرے دوستو! یہ سب فراڈی ہیں، جو ان کے چکر میں پڑ جائے پھر اس کا نکلنا بہت مشکل ہے۔ پھر اس کی ساری زندگی اسی طرح گزرتی ہے کہ فلاں نے کچھ کر دیا تو فلاں کے پاس بھاگو۔ فلاں نے کچھ کر دیا تو فلاں کے پاس جاؤ۔ یہ عامل اسے انہیں چکروں میں الجھائے رکھتے ہیں، اللہ کی طرف اس کا دھیان ہی نہیں جاتا کہ اللہ نے بھی ایک عمل بتایا ہے کہ جب بھی کوئی پریشانی آئے، کوئی مصیبت آئے تو دعا کے ذریعے مجھ سے مدد مانگو، میں تمہاری مدد کروں گا۔

دعا مستقل عبادت ہے

میرے عزیزو! یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ دعا کسی عبادت کا حصہ نہیں ہے، کسی عبادت کا جز نہیں ہے کہ صرف نماز کے بعد ہی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ یہ تو ایک مستقل عبادت ہے، جیسے تلاوت کرنا، نفل پڑھنا، حج کرنا، روزے رکھنا، صدقہ اور خیرات دینا، سب کی سب اپنی جگہ مستقل عبادت ہیں۔ ایسے ہی میرے دوستو! دعا بھی ایک مستقل عبادت ہے۔ اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے، کوئی جگہ مقرر نہیں ہے بلکہ جب بھی موقع ملے اپنے مولیٰ سے مانگنا شروع کر دیں۔ یقین جانیں ایک ہفتہ اس کی مشق (پریکٹس) کریں، آپ اپنے اندر تبدیلی محسوس کریں گے زندگی کا

چال چلن ہی بدل جائے گا، دل کی دنیا ہی بدل جائے گی، اسی دعا کی برکت سے اللہ سے تعلق بنے گا۔ اس لئے میرے دوستو! تمام آداب وشرائط کی رعایت رکھتے ہوئے دعا مانگی جائے، دعا والی کیفیت کا اہتمام کیا جائے اور اس یقین کے ساتھ دعا مانگی جائے کہ اے اللہ! تیرے سوا میری حاجات کو پورا کرنے والا کوئی نہیں ہے، تیرے سوا میری خطاؤں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

اِلٰهِیْ عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَ   مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ
فَاِنْ تَغْفِرْ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذَاکَ   وَاِلَّا فَمَنْ یَغْفِرْ سِوَاکَ

اے اللہ! تیرے در پر حاضر ہوں، اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہا ہوں، اقراری مجرم ہوں، اگر آپ معاف کر دیں تو آپ اس کے اہل بھی ہیں۔ اگر آپ معاف نہیں کریں گے تو آپ کے سوا کون معاف کرے گا؟ (کس کے در پر جاؤں گا؟)

اس اضطراب و بے قراری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور پھر دیکھیں کہ مولیٰ رحمتوں کی کیسی بارش کرتا ہے، برکتوں کے کتنے ہی دروازے کھولتا ہے۔

دعا مانگنے والا کامیاب ہے

میرے دوستو! جسے اللہ سے مانگنا آ گیا وہ پھر کبھی محروم نہیں ہوگا، اس لئے اللہ کے دربار میں آ کر پورے اضطراب کے ساتھ، پورے یقین کے ساتھ، پورے اعتماد کے ساتھ مانگنے کی عادت بنائیں، مانگتے وقت یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہیں۔ اگر میری ساری زندگی مانگتے مانگتے گزر جائے اور وہ مجھے مطلوب ایک چیز بھی عطا نہ فرمائیں تب بھی میں کامیاب ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے جب اپنے دشمن کی ہلاکت کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس فرعون کو ہلاک کر دیجئے تو چالیس سال گزر جانے کے بعد اس دعا کی قبولیت کے آثار ظاہر ہوئے حالانکہ وہ اللہ کے نبی تھے اور ان کا مانگنا اللہ کو پسند بھی تھا۔ اس لئے میرے دوستو! مانگنا نہ چھوڑیں، خوب مانگیں اور اس بات کا یقین کر لیں کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے۔

ہمارے اس معاشرے کے اندر اور ہمارے اس ماحول کے اندر تو دعاؤں کے اہتمام کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے کہ جہاں ہر طرف مایوسی ہی مایوسی پھیلی ہوئی ہے، ہر شخص ہی ناامیدی کا شکار نظر آتا ہے۔ کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ میری زندگی بڑی پرسکون گزر رہی ہے؟ کون ہے جو کہتا ہے کہ میری زندگی میں غم نہیں ہیں؟ کون ہے جو کہتا ہے کہ میری زندگی میں پریشانیاں نہیں ہیں؟ اب تو ایسا کہنے والا کوئی ملتا ہی نہیں ہے۔ سب ہی یہی کہہ رہے ہیں کہ ہماری زندگی میں سکون نہیں ہے، ہماری زندگی کو غموں نے گھیر رکھا ہے، ہماری پریشانیاں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ اس لئے اللہ رب العزت کا بتایا ہوا نسخہ استعمال کریں اور اللہ سے مانگنے کی عادت بنائیں، دنیا بھی پرسکون گزرے گی اور آخرت میں بھی مزے ہو جائیں گے۔

نبی ﷺ کی تعلیم

رسول کریم ﷺ نے اس امت پر جہاں اور بہت سارے احسان فرمائے ہیں وہیں اپنی امت کو اللہ سے مانگنے کا عادی بنانے کے لئے زندگی کی ایسی ترتیب دی جس میں کوئی موقع ایسا نہیں چھوڑا جہاں آپ ﷺ نے دعا نہ سکھائی ہو۔ کھا رہے ہیں تو کھانے کی دعا سکھائی۔ پی رہے ہیں تو پینے کی دعا سکھائی۔ سو رہے ہیں تو سونے سے

پہلے کی دعا سکھائی۔ جاگ رہے ہیں تو بیدار ہونے کی دعا سکھائی۔ گھر سے نکل رہے ہیں تو باہر جانے کی دعا سکھائی۔ داخل ہو رہے ہیں تو داخل ہونے کی دعا سکھائی، سواری پر بیٹھ رہے ہیں تو سوار ہونے کی دعا سکھائی۔ قضائے حاجت کے لیے جا رہے ہیں تو حفاظت کی دعا سکھائی ۔غرض یہ کہ ہر موقع پر دعا سکھائی۔ کوئی موقع نہیں چھوڑا۔ ہر موقع پر اللہ سے دعا کرنا اور مانگنا سکھایا۔ یہاں تک فرما دیا کہ کوئی چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگو، بڑی چیز ہو تو بھی اللہ ہی سے مانگو، اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اپنے مولیٰ سے سوال کرو۔ اس طرح اللہ سے ہمارا تعلق بھی بنے گا اور اللہ کو ہم پر پیار بھی آئے گا۔

جب آدمی کا کسی سے تعلق ہوتا ہے تو وہ اپنی ہر بات اسی سے کرتا ہے، ہر دکھ اسی کے سامنے بیان کرتا ہے، اللہ رب العزت کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ جب بندہ اپنے ہر معاملے کو، اپنی ہر چاہت کو، اپنی ہر پریشانی کو اللہ ہی کے سامنے پیش کرتا ہے، اسی سے مانگتا ہے تو پھر اللہ رب العزت بھی اسے اپنا قرب نصیب فرما دیتے ہیں۔

فقیر بن کر دعا مانگیں

آپ نے کبھی مانگنے والے کو دیکھا ہے، وہ بے بسی اور لاچاری کی مجسم تصویر ہوتا ہے، لباس میں جگہ جگہ پیوند لگے ہوتے ہیں، آواز ایسی نکالتا ہے کہ سنتے ہی اس کی مظلومیت کا احساس ہو جاتا ہے، ہاتھ ایسے انداز میں پھیلاتا ہے کہ پتہ چلتا ہے کہ مانگنے والا ہے۔ میرے دوستو! اگر دعا مانگنے والا بھی اس طرح دعا مانگے کہ پتہ چلے یہ کسی سے مانگ رہا ہے تو پھر اس کی دعا بھی ضرور قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

"جب اللہ سے مانگو تو خوب تذلل اختیار کرو، اور رو، رو کر مانگو۔ اگر کسی کو رونا نہ آئے تو اسے کم سے کم رونے کی صورت ہی بنا لینی چاہئے۔"

رونا اختیار میں نہیں ہے کہ آنکھوں سے آنسو نکالے جائیں لیکن رونے کی صورت بنانا تو اختیار میں ہے۔ رونے والی صورت بنائیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ اللہ سے مانگنے والا ہے۔ اسی طرح اپنی دعاؤں کی مقدار کو بھی بڑھائیں، دس منٹ، پندرہ منٹ، بیس منٹ، آدھا گھنٹہ، پون گھنٹہ دعا کرنے کی عادت بنائیں، اس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھے گا۔

اللہ سے نہ مانگنا تکبر کی علامت ہے

یہ بھی یاد رکھیں کہ جو نہیں مانگتا اللہ رب العزت اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ وہ متکبر آدمی ہے۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں ہاتھ اٹھانے کی بھی توفیق نہیں ہوتی، یہ تکبر کی علامت ہے، اللہ کو یہ پسند نہیں ہے۔ اس لئے عاجز بن کر رہیں، ذلیل بن کر رہیں، اللہ کے محتاج بن کر رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَاۤاَيُّهَاالنَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۤءُ اِلَى اللّٰهِ ﴾ (فاطر:۱۵)

اے لوگو! تم سب خدا کے محتاج ہو۔

میرے عزیزو! ہم اس نسخے کو اپنی زندگی میں جاری کر لیں، اپنے بچوں سے کہیں کہ بیٹے! اللہ سے مانگو۔ اپنی بیویوں سے کہیں کہ اللہ سے مانگیں۔ پھر دیکھیں کیسی برکتیں آتی ہیں، کیسے گھروں کے الجھے ہوئے مسائل حل ہوتے ہیں، کیسے گھروں کی پریشانیاں دفع ہوتی ہیں۔

خواتین کی ذمہ داری

ایک بات میں اپنی ماؤں، بہنوں سے بھی کہتا ہوں کہ عورت اگر چاہے تو اس کا میاں حلال کما سکتا ہے، اس کی اولاد حلال کما سکتی ہے۔ وہ کہہ دے کہ میں روکھا سوکھا کھالوں گی مگر حرام گھر میں نہیں آنے دوں گی، میں سادہ زندگی گزارلوں گی لیکن اپنے بچوں کو حرام نہیں کھلاؤں گی۔ میں زندگی کی آسائشوں سے برأت کا اعلان کرلوں گی لیکن حرام کا لقمہ اپنے گھر میں نہیں آنے دوں گی۔ میں تو اپنی بیٹی کو اس گھر بھیجوں گی جہاں حلال ملتا ہو، چاہے جھونپڑی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ کام گھر کی عورت (ملکہ) کرسکتی ہے اگر وہ سچے دل سے اس کام کا تہیہ کرلے کہ میں زندگی کی سختیاں برداشت کرلوں گی، سادگی میں گزارہ کرلوں گی، کم پر اکتفا کرلوں گی، قناعت اختیار کرلوں گی لیکن حرام لقمے اور کمائی کو اپنی اولاد کے جسم کا حصہ نہیں بننے دوں گی تو میاں کے لئے معاملہ آسان ہوجائے گا، اس کے لئے پھر کمانا آسان ہوجائے گا کیونکہ اس بیچارے کو تو اپنے گھر اور بیوی بچوں کی ہی فکر ہوتی ہے اسی لئے وہ حلال وحرام کی تمیز کے بغیر ہر وقت زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

سب کے لئے دعا کریں

میرے عزیزو! جب بھی خلوت میں ہوں، اکیلے ہوں تو پورے تذلل کے ساتھ، چپکے چپکے اللہ سے دعا مانگیں۔ پہلے اپنے اور اپنے والدین کے لئے، پھر اپنے رشتہ داروں اور خاندان کے لئے، پھر متعلقین اور اساتذہ کے لئے مانگیں اور اس کے بعد ساری امت مسلمہ کے لئے مانگیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دعائیں سکھائی

ہیں کہ اپنے لئے بھی مجھ سے دعائیں مانگا کرو اور اپنے ایمان والے بھائیوں کے لئے بھی مانگا کرو، ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے:

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِ يْمَانِ ﴾ (الحشر:۱۰)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُوْ مِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴾ (ابراہیم:۴۱)

اے ہمارے رب! ہماری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور تمام مومنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن۔

اپنے لئے پہلے مانگیں کہ میں زیادہ محتاج ہوں، میں زیادہ ضرورت مند ہوں اپنی ضرورت اور محتاجی کا اظہار کیا جائے اور میرے اوپر چونکہ سب کا حق ہے اس لئے سب کے لئے دعا کر رہا ہوں۔

اللہ مجھے اور آپ کو کہنے سننے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.